مولانا عرفان الحق اظہار حقانی

۶۳ سالہ قدیم درالتدریس و دارالحدیث کی بلڈنگ کی جگہ نئے عظیم الشان پانچ منزلہ جدید درالتدریس پر کام کا افتتاح

ایک عرصہ سے دارالعلوم کے قدیم دارالتدریس کی تعمیر نو کی خواہش ارباب اہتمام وانتظام کررہے تھے،اس پر مشاورت کے ساتھ ساتھ نقشہ زیرغور تھالیکن کل امر مرھون باوقاتہ (ہرایک کام کا وقت مقرر ہوتا ہے) کے تحت یہ عظیم منصوبہ تاایں وقت معلق رہا،ایک طرف پرانا دارالتدریس خستہ اور بوسیدہ ہونے کا شکوہ کرتے ہوئے بار بار متوجہ کررہا تھا تو دوسری طرف اس کی قدامت برکتیں اور ماضی میں یہ مقامات اکابرین کی نشست وبرخاست کی جگہیں ہونے کی وجہ سے یہ اس تعمیر کو برحال خود چھوڑنے کا تقاضا کررہی تھی،تقریباً ایک ماہ قبل بارش میں اس عمارت کے مغربی اور مشرقی برآمدے مختلف مقامات سے پانی کے ٹپکنے کا جو نظارہ پیش کررہے تھے، اُس سے بہرصورت باعتبار قال نہیں تو حال بتارہی تھی کہ میں نے مقدور بھر علوم نبوت کے پرستاروں کی خدمت کرلی ہے اوراب مجھے چھٹی دی جائے،چھت میں جابجا زنگ زدہ سریے چیخ چیخ کر پکار رہے تھے کہ اس ناتواں کمر میں مزید بوجھ اٹھانے کی سکت نہیں اس گومگو کی کیفیت میں عظیم الشان جامع مسجد کے آرکیٹیکٹ جناب طاہر خٹک نے نئے عالیشان اکیڈمک بلاک کا نقشہ برادرم مولانا راشدالحق صاحب کے کہنے، اوران سے طویل مشاورت اوردنیا بھر کی یونیورسٹیوں ،اسلامی عمارتوں کی تصاویر اور معلومات اکٹھی کرکے باہمی محنت شاقہ کے بعد دارالعلوم کے ارباب اہتمام کے سامنے پیش کردیا جو اپنی خوبصورتی اور دلکشی کے باعث سب کے دل کو بھا گیا۔ پھر تو فیصلے کی گھڑی آن پہنچی اور حضرت عم محترم شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب نے نہ چاہتے ہوئے بھی قدیم عمارت کو گرادینے کی اجازت دے دی،اس کے لئے رجب کا آخری ہفتہ اس لئے مقرر کیا گیا تاکہ دارالعلوم کے امتحانات ختم ہوچکے ہوں اور تعلیمی ماحول حتی المقدور متاثر نہ ہو، پہلے مرحلے میں دروازوں، کھڑکیوں اور روشندانوں کو صحیح سالم طور پر نکالا گیا، پھر جدید مشینریوں کی مدد سے اس چونے اور گارے سے بنے ہوئے خستہ حال عمارت کو ہفتہ بھر میں منہدم کردیا گیا، ہزاروں اینٹوں کو دارالعلوم کے عقبی شمالی میدان میں جمع کیا گیا تاکہ آئندہ کی تعمیرات میں اسے قابل استعمال بنایا جاسکے، جبکہ ملبہ دارالعلوم کے نشیبی میدان کی بھرائی کے لئے صرف کیا گیا، ۱۷ مئی بروز بدھ ۱۵ شعبان (شب برات) کو

بعد از نماز عصر قدیم دارالتد ریس کے خالی وسیع میدان میں ابتدائی مشاورت کیلئے حضرت مہتمم صاحب کی سرکردگی میں میٹنگ منعقد ہوئی ،قدیم عمارت کے ڈھانے کا غم اوراس سے وابستہ قدیم یادیں تقریباً ہر کارکن کے دل میں تازہ تھیں،لیکن بہرحال کچھ حاصل کرنے کے لئے تو کچھ نہ کچھ کھونا پڑے گا، کے مصداق اسے بامر مجبوری تسلیم کرہی لیا گیا۔اس اجلاس میں انجینئر صاحب کی طرف سے یہ رائے پیش ہوئی کہ مجوزہ نئے نقشے پر عمل درآمد سے قبل اگر ایک دوسرے ہاسٹل شیخ الحدیثؒ کی قربانی بھی دی جائے تو اس سے نئے دارالتدریس کے سامنے کشادہ صحن میسر ہوسکے گا،ورنہ بصورت دیگر اگر حکومت نے ریلوے لائن کا دوسرا ٹریک اور جی ٹی روڈ کی وسعت کا کام عمل میں لایا تو پھر ہماری نئی عمارت سڑک سے چند ہی فٹ کے فاصلے پر واقع ہوگی۔قدیم دارالتدریس کے منہدم ہونے کے بعد گویا یہ ایک بڑا نیا امتحان تھا جس کے لئے ابتدا میں کسی کا ذہن بھی تیار نہیں ہورہا تھا۔مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا کہ کوئی ایسی صورت بنائی جائے کہ اس سے یہ عظیم الشان عمارت (مطبخ و ہاسٹل) بچ جائے اس لئے کہ ابھی دس بارہ برس قبل ماضی قریب اس پر ایک کروڑ روپے کی خطیر رقم صرف ہوئی ہے، یہی رائے حاضرِ مجلس تمام اراکین کی تھی،رات گئے تک اس پر طویل غوروحوض کیا گیا لیکن بغیر کسی حتمی فیصلے کے یہ میٹنگ برخاست ہوئی ،چند دن پہلے بھی اسی میدان میں درختوں کے سائے میں ایک میٹنگ ہوئی تھی جس میں ذیل کی تین تجاویز سامنے لائی گئیں:

۱) مطبخ والی عمارت کو گرا اکیڈمک بلاک کی اہمیت کے پیش نظر صحن کو وسعت دی جائے

۲) مطبخ کی عمارت (احاطہ شیخ الحدیث) کو نئے اکیڈمک بلاک کا جز بنا کر اس میں ضم کیا جائے۔

۳) اکیڈمک بلاک کو فرنٹ سے منتقل کرکے دارالعلوم کے عقبی شمالی خطے میں بنایا جائے۔

دوسری تجویز پر کثرت رائے کی بنیاد پر فیصلہ ہوا،اسی موقع پر یہ بھی طے کیا گیا کہ نئے تعمیر کا افتتاح بدھ ۷امئی ۲۰۱۷ء کو کیا جائے گا۔حسب فیصلہ بعد از نماز عصر دارالعلوم کے اساتذہ کرام ،نائب مہتمم مولانا انوار الحق، پروفیسر محمود الحق ،حضرت مولانا عبدالحلیم ،حضرت مولانا مغفور اللہ ،مولانا مفتی غلام الرحمٰن، مولانا حامد الحق،مولانا راشد الحق، احقر عرفان الحق،مولانا سید محمد یوسف شاہ ،مولانا سید احمد شاہ ،مولانا لقمان الحق، مولانا سلمان الحق،مولانا قاسم فرزند مولانا بجلی گھر ، مولانا بلال الحق ،جناب الحاج دلاور خان ،جناب محمد ادریس خٹک ،جناب طارق خان صاحبان اور دارالعلوم کی مسجد حقانیہ کے مقامی نماز گزار حضرات ،حضرت مہتمم صاحب کی آمد کے منتظر تھے کہ آپ جلوہ آرائے مجلس ہوئے اسی میدان میں کرسیوں پر بیٹھ کر مولانا راشد الحق کی معاونت سے انجینئرز صاحبان سے مشاورت شروع ہوئی ان حضرات نے اور دیگر حاضرین مجلس نے مطبخ والی عمارت کو گرانے کی تجویز پھر پیش کردی لیکن مولانا صاحب نے پھر فرمایا کہ اس فیصلے کو موخر کیا

جائے اور فی الحال کام کا آغاز کھدائی سے کردیا جائے، بعد میں مشاورت کرکے اس سلسلے میں کوئی حتمی فیصلہ کیا جائے گا، مولانا مدظلہ نے فرمایا کہ کام کا آغاز اسی مقام سے کیا جائے جہاں سے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے ۶۳ برس قبل اکابر علماء کے ساتھ مل کر قدیم دارالحدیث کے شمال مغربی کونے میں سنگ بنیاد رکھا تھا۔ مولانا مدظلہ نے دھیمے لہجے میں فرمایا کہ الہ العالمین یہ تیرے نیک مخلص وفاشعار بندوں کا قائم کیا ہوا مدرسہ ہے ان ہی کے طفیل اسے پھر دوبارہ آباد کر، مولانا صاحب کی آواز میں رقت اور درد ہر کوئی محسوس کررہا تھا، پھر فرمایا کہ ہم کیا افتتاح کریں گے ہمیں خود اپنا آپ معلوم ہے، اسی مقام سے شیخ الحدیثؒ کی متابعت کرتے ہوئے افتتاح کرتے ہیں جہاں سے ان حضرات نے شروع فرمایا تھا۔

اس مجلس کی جو تصویر کشی ''مولانا سمیع الحق کی ڈائری اور علمی منتخبات'' نامی کتاب میں کی گئی اسے آج حاضرین کے سامنے سنایا جائے تاکہ وہ کیفیات اور احساسات ہمارے دلوں میں بھی موجزن ہو جو اخلاص اور للّٰہیت اور تقویٰ کے پہاڑوں کے دلوں میں تھے، کتاب لائی گئی تو مولانا مفتی غلام الرحمٰن نے اسے سنانا شروع کیا۔

نئی تعمیر برلب سڑک کا سنگ بنیاد:

۱۸/اپریل ۱۹۵۴ء: سالانہ دستار بندی کے موقع پر بعد از نماز عصر والد صاحب نے دارالعلوم حقانیہ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اس تقریب میں صوبہ سرحد اور پاکستان کے بڑے بڑے علماء کرام موجود تھے جن میں بعض کے نام یہ ہیں: مولانا عبدالحنان ہزاروی، مولانا بہاء الحق قاسمی، مفتی محمد نعیم لدھیانوی، حضرت بادشاہ گل صاحب، قاری محمد امین صاحب، خان اعلیٰ محمد زمان خان وغیرہم۔

باضابطہ سنگ بنیاد کے لئے دارالحدیث کا انتخاب سنت نبوی کی عجیب متابعت:

۱۳/اکتوبر ۱۹۵۵ء مطابق صفر ۱۳۷۵ھ: بنیادیں بھری جارہی ہیں، ۳۰۔۳۵ مزدور آج کل کام کررہے ہیں۔ آج والد ماجد اور دیگر اساتذہ' طلبا واراکین نئی زیرتعمیر عمارت میں تشریف لے گئے۔ بنیادیں چونے گارے سے بھرگئی ہیں۔ باضابطہ سنگ بنیاد رکھا گیا۔ ایک پتھر منتخب کیا گیا۔ والد ماجد، صدر صاحب (مولانا عبدالغفور سواتی) اور دیگر حاضرین نے طویل خشوع وخضوع سے دعا کی۔ قبولیت کے آثار نمایاں تھے۔ والد ماجد نے سنت نبوی کے اتباع میں پتھر ایک چادر میں رکھنے کی تجویز پیش کی اس پر سب خوش ہوئے اساتذہ طلباء سب نے مل کر پتھر اٹھوایا پھر نہایت عاجزی سے والد ماجد نے دعا کی اور و اذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمعیل ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم کا ورد کرتے رہے۔ سب آمین کہہ رہے تھے پھر تمام حاضرین نے حضرت صدر صاحب کے کہنے پر تین مرتبہ ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم پڑھا اور سب نے عاجزی خشوع سے دعا کی قبولیت کے آثار وانوار نمایاں تھے۔ ایک کیفیت وسرمستی سب

حاضرین پر طاری تھی عجیب دلکش منظر تھا پھر والد ماجد اور حضرت صدر صاحب (مولانا عبدالغفور سواتی مرحوم) نے مل کر پتھر چادر میں اٹھایا اور مجوزہ دارالحدیث کی مغربی سمت کے شمالی کونے میں رکھ دیا۔ خداوند کریم اس عمارت کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر علوم ومعارف الٰہیہ کی نشر واشاعت وحفاظت اسلام کا ذریعہ بنادے اور اسلام کیلئے ایک مضبوط ناقابل شکست قلعہ اور چھاؤنی ثابت ہو۔ آمین

مسجد سے دارالعلوم حقانیہ کی منتقلی:

۱۸ ستمبر/ ۱۲ صفر: والد ماجد اوردارالعلوم کے مقامی اراکین نے فیصلہ کیا ہے کہ جمعرات ۱۴ صفر المظفر /۲۰ ستمبر ۵۶ء سے جدید تعمیر برلب سڑک (جی ٹی روڈ) میں تعلیم و تدریس شروع کردی جائے۔ اس فیصلے کی خبر سے دارالعلوم میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

۱۴ صفر المظفر : آج کا دن سرحد کی علمی تاریخ اور دارالعلوم کے دور حیات وعروج میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے اور جس کی نظیر نہیں، آج دارالعلوم کے دارالتدریس میں ختم کلام پاک سے باقاعدہ تعلیم و تدریس کا افتتاح ہوگیا، افتتاحی پروگرام میں والد صاحب نے تفصیلی تقریر فرمائی (جو آگے آرہی ہے)

کائنات علم کا تاریخی درہ: مولانا سمیع الحق کے وہ احساسات وتاثرات جو حقیقت کا روپ اختیار کررہی ہیں: اس خلاق علیم وخدائے خبیر وتوانا کا کس زبان اور کس لہجہ اور کس ذریعہ سے شکریہ ادا کیا جائے، جس نے اپنے احسانات اوراسباغ انعام کی بارش برسا کر آج ہم ناتوانوں اور بے بضاعتوں کو ایسا مبارک دن دیکھنا نصیب فرمایا۔ آج ہم اپنی قسمت پر جتنا رشک جتنا غبطہ اور جتنا فخر کریں ہم حق بجانب ہیں اور اس کا مبارک ذکر تاریخ میں ایک مقدس اور مبارک دن کا ذکر ہے۔ یہ دن اور اس کا مبارک تذکرہ تاریخ اسلام میں ان شاء اللہ تعالیٰ آبِ زر سے نمایاں حروف میں لکھا جائے گا۔ دارالعلوم کے علوم ورجال سے کائنات علم کی تخلیق و تدوین ہوگی دارالعلوم سے جہالت اور گمراہی کی وادیاں لالہ زاروں میں تبدیل ہو جائیں گی اس کی ضیاء پاشیوں سے ظلمت کدۂ کفروالحاد جگمگا اٹھیں گے۔ جمعرات کا وہ مقدس دن ایسے مبارک دن کا طلوع ہے۔ جس کے انتظار میں طویل راتیں اور طویل ساعات عمر کروٹیں لیتے لیتے بسر کردی گئی تھیں۔ آج کا دن دارالعلوم کے مخلص دردمند اراکین ومعاونین کی وہ خوابی عمارت جنہیں ان حضرات نے خلوص، ایثار، قربانی اور للّٰہیت کے چونے اور گارے سے کھڑا کردیا تھا۔ عالم وجود میں منصۂ شہود پر ظاہر ہوئی۔ ان کی دیرینہ آرزوئیں پوری ہوئیں ان کے ولولے اور دیرینہ تمنائیں ظاہر ہونے لگیں ان کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

إن الفضل بيد الله يوتيه من يشاء و الله ذو الفضل العظيم

کیا فائدہ فکر بیش وکم سے ہوگا ہم کیا ہیں کہ کوئی کام ہم سے ہوگا
جو کچھ ہوا، ہوا کرم سے تیرے جو کچھ کہ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

اے خداوند قدوس، قلوب واسرار کے مالک! تو ہماری نیتوں کو اپنے لیے خالص اور صاف کردے تو دارالعلوم کی تعمیر کو اخلاص و جہاد، نیت وعمل کا سیسہ پلادے۔

نقل مکانی میں سنت کا اتباع:

مجلس شوریٰ دارالعلوم حقانیہ کے اجلاس ۱۶ستمبر ۵۶ء کے متفقہ فیصلہ کے مطابق آج بروز جمعرات دارالعلوم حقانیہ کو جدید زیرتعمیر عمارت (برلب جی ٹی روڈ) میں منتقل کردیا گیا۔ جمعرات کے دن اس نقل مکانی میں نبی کریم ﷺ کی اس سنت اور طریقہ حب الخروج یوم الخمیس کا اتباع بھی نصیب ہوا جس کی طرف کعب بن مالکؓ نے اپنی روایت میں اشارہ فرمایا ہے، ارشاد ہے: ان النبی ﷺ خرج یوم الخمیس فی غزوہ تبوك و کان یحب ان یخرج یوم الخمیس یعنی تبوک جیسے مہتم بالشان اور عظیم واقعہ کے لئے جمعرات کے دن نکلنا کوئی اتفاقی واقعہ نہیں تھا بلکہ نبی کریم ﷺ کے ارادی اور قصدی طور پر یہ خواہش اور محبت تھی کہ اس اہم واقعہ کے لئے جمعرات کے دن سفر کیا جائے تو قوم وملت کی صحیح اسلامی اور دینی ضروریات پوری کرنے والے اس عظیم دینی کارخانے کے لئے ایسی سعادت حاصل نہ کرنا اور اسے ترک کرنا کیوں گوارا ہوسکتا جمعرات کے دن بارگاہ الٰہی میں پیش ہونے والے اعمال صالحہ میں یہ کیسے ہوسکتا کہ ایسا عظیم اور اہم اور العمل الصالح تعلیم الکتاب و السنه و اصلاح الناس و ا لمسلمین شامل نہ ہو۔

سنت نبوی کا اتباع کرتے ہوئے جمعرات کے دن یہ دارالعلوم دارغربت اور مرکز البرکۃ اور منشاء علم وعرفان مسجد قدیم (مسجد محلۂ شیخ الحدیث) سے منتقل ہوکر اس عظیم انعام خداوندی، انعام مجسم میں مصروف علم وعمل ہوا۔ ابتداء میں ختم کلام پاک کیا گیا؛ تاکہ یہ سعادت عظمیٰ ہاتھ سے کیوں جانے دی جائے۔ ختم کلام پاک کے بعد سب طلباء مشرقی درسگاہوں کے دالان میں جمع ہوئے۔ دارالعلوم کے بانی اور روح روان حضرت والد ماجد نے مبسوط تقریر کی طلباء کو اپنے دل کے ولولے اور آرزوئیں ظاہر کرتے ہوئے نصائح و ہدایات پر مشتمل تقریر کی آپ نے تقریر شروع کرتے ہوئے جیسا کہ چاہیے تھا، فرمایا۔

خطاب شیخ الحدیث برافتتاح جدید عمارت حقانیہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم سب سے پہلے اس مالک الملک کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں انسان پیدا فرمایا اگر اس کا فضل نہ ہوتا تو ہم کہیں گندگی کے کیڑے یا مچھر وغیرہ ہوتے یا کہیں کے حیوانات و جمادات ہوتے اور پھر سب سے بڑھ کر یہ احسان عظیم کہ ہمیں انسانوں کے اشرف گروہ اور بہترین جماعت

میں منتخب کیا رسول اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: من یرد اللّٰہ به خیراً یفقهه فی الدین ہمیں قوم کی امامت و ہدایت کا مقام بلند عطا فرمایا گیا۔آج ہم نا چیزوں پر ان کا ایک عظیم اور تازہ احسان دارالعلوم حقانیہ کی اس عظیم بلڈنگ کی شکل میں ہمارے سامنے ہے ورنہ ہم کیا ہیں ہماری حیثیت کیا ہے ان گونا گون اور چند در چند نعمتوں اور حیثیتوں کا تقاضا ہے کہ ہم استقامت عزم وصبر کے پیکر ہوں ہر قسم کی تکالیف ومصائب برداشت کرنے کیلئے تیار ہوں أشد الناس بلاءً الأنبیاء ثم الأمثل فا لأمثل.

علم دین کے طالب العلموں اور اہل علم پر تکالیف آلام غربت وافلاس کا آنا ان کے تصلب فی الدین اور مضبوطی کی دلیل ہے۔آج سے قبل ہمارا نظام تعلیم اور زندگی ایک مختصر مسجد میں تھی خداوند کریم اس کے بانیوں کو جزائے خیر عطا فرمادے میں کبھی کبھی سوچا کرتا ہوں کہ یا اللہ اس مسجد (یعنی مسجد محلّہ ککے زئی) کے بانیوں میں کون سا اخلاص اور خلوص عمل تھا کہ قیام دارالعلوم کے بعد ۹ سال اور تقسیم سے قبل میرے ساتھ تقریباً دس سال اس میں باقاعدہ درس کا سلسلہ جاری ہوا اور کم ازکم اس ۱۴۔۲۰ سال کی مدت میں یہاں ہزاروں افراد علم دین کی نعمت سے سرشار ہوئے۔اس کا اجران کے عمل ناموں میں لکھا جائے گا۔

دیوبند سے حقانیہ کی تکوینی اور غیر تکوینی اتباع اور مشابہت: قیام دارالعلوم سے ہمارے ارادے یہ تھے کہ دارالعلوم حقانیہ اپنے پیش رو دارالعلوم دیوبند کے نقش قدم پر چلے خداوند کریم کا عظیم احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے اکابر کے اتباع کا شرف تکوینی اور غیر اختیاری امور میں بھی دے دیا۔دارالعلوم دیوبند کی ابتداء بھی ایک مسجد میں ہوئی اللہ نے ہمیں یہ فخر دیا کہ دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد اور ابتدا بھی مسجد سے ہوئی آج مسجد چھتہ دنیا میں تاریخی حیثیت اور عظیم شرف وعظمت کی حامل ہے ہم سوچتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں کیوں اتنا شرف عطا فرمایا ہم تو کسی چیز کے قابل نہیں ہیں ہم نے دین کی کیا خدمت کی۔

تحصیل علم کی راہ میں اکابر کی کلفتیں اور صعوبتیں:

(اس کے بعد حضرت والد صاحب نے ہر قسم کے آلام ومصائب اور علم دین کی راہ میں تکالیف برداشت کرنے کی تلقین کی اور فرمایا) ''حضرت نانوتویؒ اور حضرت گنگوہیؒ جب دہلی میں پڑھتے تھے تو رات کے وقت دکانداروں کے دکان بند کرنے کے بعد یہ حضرات سڑی ہوئی، سبزیوں وغیرہ کے پتوں کو اٹھالاتے اور اسے پکا کر کھاتے ایسے طریقوں سے انہوں نے علم حاصل کیا۔

شیخ الحدیث کی اپنی سرگزشت:

میں جب نیا نیا دیوبند پڑھنے گیا، تو رمضان کی تعطیل ہونے کے بعد میں نے سوچا کہ یہ دو مہینے کیوں ضائع ہوں اس لئے دہلی گیا تصدیقات سلم پڑھنے کیلئے، والد صاحب مرحوم اگر چہ باقاعدہ خرچہ ارسال کرتے پھر بھی دو تین میل جانا پڑتا اور روٹی حاصل کرنے کیلئے تکالیف برداشت کیں۔اسی طرح ہم ایک دفعہ ''نوی کلی'' صوابی مقام میں ملاحسن پڑھنے کیلئے مقیم ہوئے، رمضان کا مہینہ آیا۔محلّہ والے

بڑے بڑے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد میں طلبہ ہیں ان کیلئے روٹی وسالن کا بندوبست کیا جائے فیصلہ یہ ہوا کہ بھینس والا صاحب آدھ سیر لسی اور گائے والا ایک پاؤ لسی سحری اور شام کے وقت لایا کرے ۔ چنانچہ ہم لسی پر گذارا کرتے رہے اور روزے رکھتے رہے آپ کو بھی چاہئے کہ ہر قسم کی تکالیف برداشت کریں ۔اب تو بحمد اللہ آپ کو کسی قسم کے اخراجات اور تکالیف بھی برداشت نہیں کرنے پڑتے ۔ سرکاری اداروں اور سکولوں میں سینکڑوں روپے کی لاگت کے علاوہ ہر افسر اور استاد کی سلامی اور چاپلوسی علیحدہ کرنی پڑتی ہے اس لئے ہمیں ہر حال میں شاکر وصابر رہنا چاہئے ۔اسی کے بعد آپ نے معاونین واراکین کے لئے دعا کی اور اسباق باقاعدہ شروع کردیئے گئے ۔ درسگاہوں کی تقسیم قرعہ اندازی کے ذریعے ہوئی۔

ماضی کے دریچوں سے نکل کر اب دوبارہ حال کی طرف آتے ہیں،کام کا آغاز کرنے کیلئے مولانا مدظلہ نے فرمایا کہ کسی چھوٹے بچے کو بلایا جائے اس موقع پر تین چھوٹے بچے برادرم مولانا حامد الحق کے فرزند پانچ سالہ محمد احمد سلمہ اور میرا دو سالہ بیٹا محمد ارحم الحق اور چھ سالہ محمد معز الحق اتفاقاً اس مجلس میں موجود تھے، محمد احمد نے پہلی کھدال ماری ،دوسری محمد ارحم الحق اور تیسری کھدال محمد معز الحق نے ماری ، معصوم بچوں کے بعد حضرت مہتمم صاحب نے جامعہ کے شیخ الحدیث روحانی بزرگ حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب کو پہلی کھدال کا موقع دیا، مہتمم صاحب اور دارالعلوم حقانیہ کے تمام اساتذہ کے علاوہ باہر سے تشریف لانے والے علماء کرام معاونین اور انجینئرز حضرات سمیت دیگر ماہرین نے اس کار خیر میں شرکت فرمائی ۔ یہ گویا ۶۳ سالہ قدیم دارالحدیث کے نقطہ سنگ بنیاد کے مقام سے نئے عزم ،نئے ولولے اور نئے دارالعلوم کا آغاز وافتتاح تھا۔اس موقع پر حضرت مہتمم صاحب نے قدیم دارالحدیث کے اس مقام سے نکالے گئے سنگ بنیاد کے پتھروں کو دوبارہ نئی تعمیر میں استعمال کرنے کی خصوصی تاکید کی،جنہیں حضرت مہتمم صاحب ایک ماہ سے بار بار اس مقام کی نشاندہی اور انہیں محفوظ کرنے کی تلقین کرتے رہے۔ان شاء اللہ یہ اکابرین کے ہاتھوں رکھے گئے پتھر نئی تعمیر کے آغاز میں استعمال ہوں گے

دعا مولانا سمیع الحق صاحب نے حسب عادت خود کرنے کی بجائے مولانا مغفور اللہ صاحب کو دعوت دی جنہوں نے آہستہ زبان میں تھوڑی دیر تک روتے ہوئے دعا فرمائی اور پھر خلاف عادت مولانا سمیع الحق صاحب دعا کا آغاز کیا کہ یا اللہ! ہماری کمزوری ناتوانی کو نہ دیکھ ان اکابر کے اخلاص کا واسطہ جنہوں نے اس ادارہ کا قیام دین کی نشرواشاعت کیلئے فرمایا،ہم بھی ان کی اتباع کرتے ہوئے اس گلشن کی چوکیداری میں مصروف ہیں،اس کام کو ہمارے بعد بھی جاری وساری رکھ،ہماری آنے والی نسلوں کو دین کی خدمت کی توفیق سے نواز دے،مولانا صاحب کے لہجے اور الفاظ میں خشوع وخضوع ،درداور آنسوؤں کی زبردست آمیزش حاضرین محسوس کررہے تھے۔ مغرب کی نماز کے وقت کا یہ عجیب سماں لوگوں کے دلوں کوموہ لے رہا تھا۔ اختتام مجلس پر نماز مغرب مولانا انوار الحق صاحب نے پڑھائی اور پھر انہوں نے طویل دعا فرمائی۔

نوٹ : یہ مختصر سی تقریب کوئی باقاعدہ مدعوئی تقریب نہیں تھی،صرف مشاورت ،جگہ کا تعین اور کھدائی سروے وغیرہ کیلئے ہنگامی بنیادوں پر بلائی گئی تھی۔اگر موقع میسر ہوا تو باقاعدہ سنگ بنیاد کیلئے دوبارہ تمام خواص وعوام کو مدعو کیا جائے گا۔